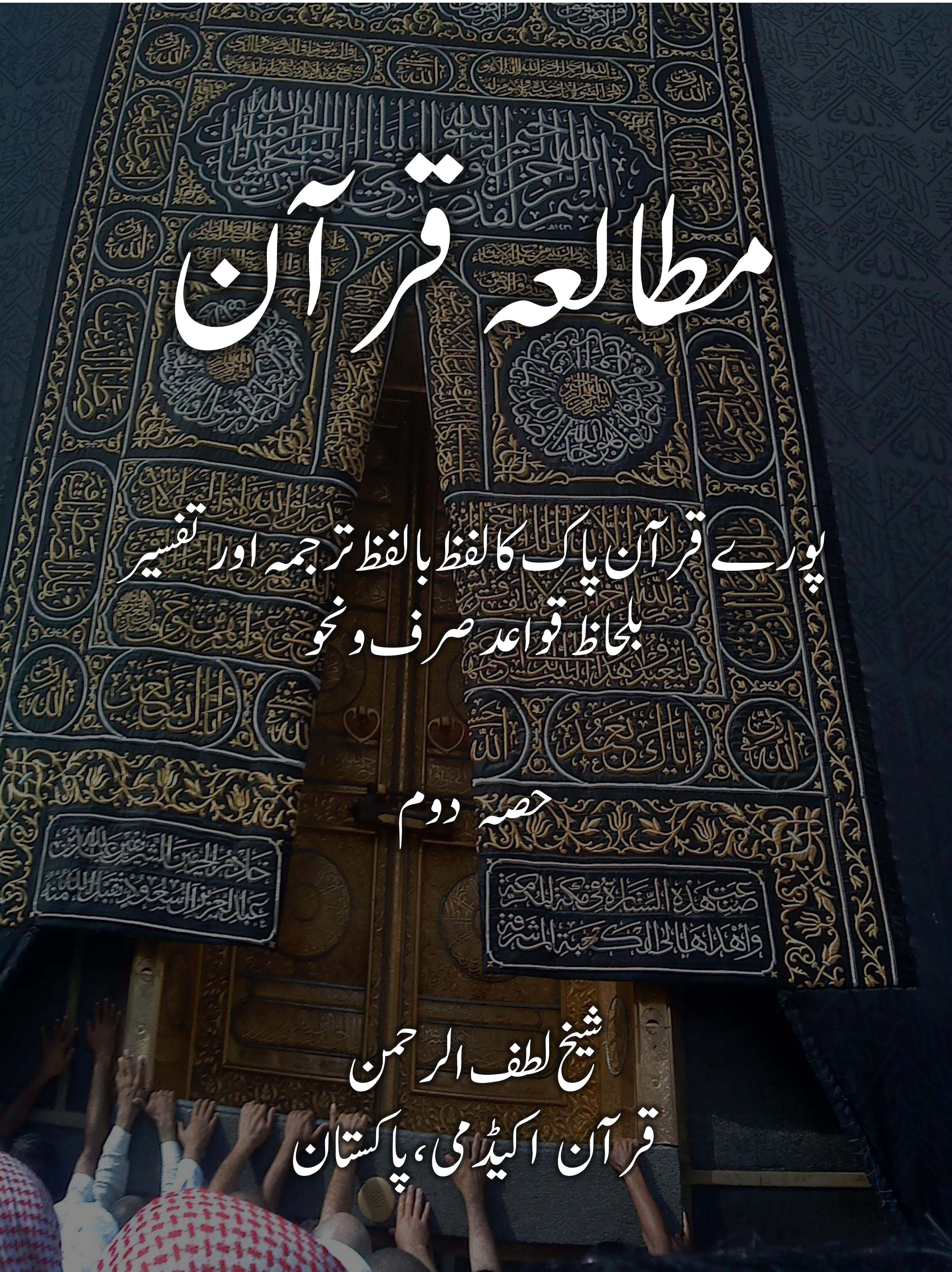

مطالعہ قرآن

پورے قرآن پاک کا لفظ بالفظ ترجمہ اور تفسیر
بلحاظ قواعد صرف و نحو

حصہ دوم

شیخ لطف الرحمن
قرآن اکیڈمی، پاکستان

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

527

سورۃ ال عمران

آیت نمبر (1 تا 4)

﴿ الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ؕ﴿۲﴾ نَزَّلَ عَلَیۡكَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیۡهِ وَ اَنۡزَلَ التَّوۡرٰىةَ وَالۡاِنۡجِیۡلَ ۙ﴿۳﴾ مِنۡ قَبۡلُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَ اَنۡزَلَ الۡفُرۡقَانَ ؕ۬ اِنَّ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ لَهُمۡ عَذَابٌ شَدِیۡدٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیۡزٌ ذُو انۡتِقَامٍ ﴿۴﴾﴾

ن ق م

(ض) نَقَمًا (۱) کسی چیز کی کوئی چیز بُری لگنا۔ (۲) سزا دینا۔ ﴿ وَ مَا نَقَمُوۡۤا اِلَّاۤ اَنۡ اَغۡنٰهُمُ اللّٰهُ ﴾ (9/التوبہ:74) ''اور ان کو برا نہیں لگا سوائے اس کے کہ ان کو مالدار کیا اللہ نے۔''

(افتعال) اِنۡتِقَامًا اہتمام سے سزا دینا۔ بدلہ لینا۔ آیت زیر مطالعہ۔

مُنۡتَقِمٌ اسم الفاعل ہے۔ بدلہ لینے والا۔ ﴿ اِنَّا مِنَ الۡمُجۡرِمِیۡنَ مُنۡتَقِمُوۡنَ ﴿۲۲﴾﴾ (32/السجدہ:22) ''یقیناً ہم مجرموں سے بدلہ لینے والے ہیں۔''

ترکیب

مُصَدِّقًا حال ہے اَلۡکِتٰبَ کا اور یَدَیۡهِ کی ضمیر بھی اَلۡکِتٰبَ کے لیے ہے جس پر لام تعریف ہے۔ هُدًی حال ہے اَلتَّوۡرٰىةَ وَالۡاِنۡجِیۡلَ کا۔ وَاللّٰهُ مبتداء ہے۔ عَزِیۡزٌ اس کی خبر اوّل ہے اور ذُو انۡتِقَامٍ خبر ثانی ہے۔

ترجمہ

اللّٰهُ	لَاۤ اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	الۡحَیُّ
اللہ	کسی قسم کا کوئی الٰہ نہیں ہے	سوائے اس کے کہ	وہ ہے	جو (حقیقتاً) زندہ ہے

الۡقَیُّوۡمُ	نَزَّلَ	عَلَیۡكَ	الۡكِتٰبَ
جو (حقیقی) نگراں و کفیل ہے	اس نے بتدریج اُتارا	آپ ﷺ پر	اس کتاب کو

بِالۡحَقِّ	مُصَدِّقًا	لِّمَا	بَیۡنَ یَدَیۡهِ	وَ اَنۡزَلَ
حق کے ساتھ	تصدیق کرنے والی ہوتے ہوئے	اس کی جو	اس سے پہلے ہے	اور اس نے اُتارا

التَّوۡرٰىةَ	وَالۡاِنۡجِیۡلَ	مِنۡ قَبۡلُ	هُدًی	لِّلنَّاسِ
تورات کو	اور انجیل کو	اس سے پہلے	ہدایت ہوتے ہوئے	لوگوں کے لیے

وَ اَنۡزَلَ	الۡفُرۡقَانَ	اِنَّ الَّذِیۡنَ	كَفَرُوۡا
اور (پھر) اس نے اُتارا	خوب فرق واضح کرنے والے کو	بے شک جنھوں نے	انکار کیا

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	لَهُمْ	عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ	وَاللّٰهُ	عَزِيْزٌ	ذُو انْتِقَامٍ 527
اللہ کی آیتوں کا	ان کے لیے ہے	ایک سخت عذاب	اور اللہ	بالادست ہے	بدلہ لینے والا ہے

آیت نمبر (5 تا 6)

﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ؕ﴿۵﴾ هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶﴾ ﴾

ترجمہ

اِنَّ اللّٰهَ	لَا يَخْفٰى	عَلَيْهِ	شَيْءٌ	فِي الْاَرْضِ	وَلَا فِي السَّمَآءِ
بیشک اللہ	پوشیدہ نہیں ہوتی	اس سے	کوئی چیز	زمین میں	اور نہ ہی آسمان میں

هُوَ الَّذِيْ	يُصَوِّرُكُمْ	فِي الْاَرْحَامِ	كَيْفَ	يَشَآءُ ؕ	لَآ اِلٰهَ
وہ ہے جو	شکل دیتا ہے تم لوگوں کو	رحموں میں	جیسی	وہ چاہتا ہے	کوئی الٰہ نہیں ہے

اِلَّا	هُوَ	الْعَزِيْزُ	الْحَكِيْمُ
سوائے اس کے کہ	وہ ہے	جو بالادست ہے	جو حکمت والا ہے

آیت نمبر (7)

﴿ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ
قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ
وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۷﴾ ﴾

ر س خ

(ن) رُسُوْخًا: اپنی جگہ گڑ جانا۔ جم جانا۔

رَاسِخٌ: اسم الفاعل ہے۔ گڑ جانے والا۔ جم جانے والا۔ آیت زیر مطالعہ۔

ز ی غ

(ض) زَيْغًا: کسی چیز کی سیدھ یعنی صحیح سمت سے کسی ایک طرف مائل ہو جانا یا جھک جانا۔ اس بنیادی مفہوم کے ساتھ متعدد معانی میں آتا ہے۔ (۱) ٹیڑھا ہونا۔ (۲) بہک جانا۔ ﴿ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ ﴾ (33/الاحزاب: 10) ''اور جب کج ہوئیں یعنی پتھرا گئیں آنکھیں۔ ﴿ اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ﴿۶۳﴾ ﴾ (38/ص: 63) ''یا بہک گئیں ان سے آنکھیں۔''

زَيْغٌ: اسم ذات ہے۔ ٹیڑھ۔ کجی۔ آیت زیر مطالعہ۔

(افعال) اِزَاغَةً: ٹیڑھا کرنا۔ بہکانا۔ ﴿ فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ؕ ﴾ (61/الصف: 5) ''پھر جب وہ لوگ بہکے تو ٹیڑھا کیا اللہ نے ان کے دلوں کو۔''

ترکیب

اٰیٰتٌ مُّحۡکَمٰتٌ مبتداء مؤخر نکرہ ہے، اس کی خبر محذوف ہے اور مِنۡہُ قائم مقام خبر مقدم ہے۔ ھُنَّ مبتداء ہے اور یہ ضمیر اٰیٰتٌ مُّحۡکَمٰتٌ کے لیے ہے۔ اُمُّ الۡکِتٰبِ اس کی خبر ہے۔ اُمُّ اسم جنس کے طور پر آیا ہے اس لیے یہ واحد لفظ جمع (ھُنَّ) کی خبر دے رہا ہے، اُخَرُ جمع ہے اُخۡرٰی کی اور مبتداء ہے۔ مُتَشٰبِھٰتٌ اس کی خبر ہے۔ اِبۡتِغَاءَ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ مَا تَشَابَہَ مِنۡہُ میں مِنۡہُ کی ضمیر اَلۡکِتٰبَ کے لیے ہے۔ اگر آیات کے لیے ہوتی تو مِنۡھَا آتا۔

ترجمہ

هُوَ الَّذِیۡۤ	اَنۡزَلَ	عَلَیۡكَ	الۡكِتٰبَ	مِنۡهُ	اٰیٰتٌ مُّحۡكَمٰتٌ
وہ ہے جس نے	اُتاری	آپ پر	یہ کتاب	اس میں ہیں	پختہ کی ہوئی (یعنی واضح) آیات

هُنَّ	اُمُّ الۡكِتٰبِ	وَاُخَرُ	مُتَشٰبِهٰتٌ
یہ سب	اس کتاب کی اصل ہیں	اور دوسری	باہم ملنے والی (یعنی غیر واضح) ہیں

فَاَمَّا الَّذِیۡنَ	فِیۡ قُلُوۡبِهِمۡ	زَیۡغٌ	فَیَتَّبِعُوۡنَ	مَا
پس وہ جو ہیں	جن کے دلوں میں	کجی ہے	تو وہ لوگ پیچھا کرتے ہیں	اس کا جو

تَشَابَهَ	مِنۡهُ	ابۡتِغَآءَ الۡفِتۡنَةِ
باہم ملتا جلتا (یعنی غیر واضح) ہوا	اس میں سے	آزمائش کی جستجو کرتے ہوئے

وَابۡتِغَآءَ تَاۡوِیۡلِهٖ	وَمَا یَعۡلَمُ	تَاۡوِیۡلَهٗۤ	اِلَّا
اور اس کی تعبیر کی جستجو کرتے ہوئے	اور کوئی نہیں جانتا	اس کی تعبیر کو	سوائے

اللّٰهُ	وَالرّٰسِخُوۡنَ	فِی الۡعِلۡمِ	یَقُوۡلُوۡنَ	اٰمَنَّا	بِهٖ
اللہ کے	اور جم جانے والے	علم میں	کہتے ہیں	ہم ایمان لائے	اس پر

كُلٌّ	مِّنۡ عِنۡدِ رَبِّنَا	وَمَا یَذَّكَّرُ	اِلَّاۤ
سب (کا سب)	ہمارے رب کے پاس سے (آیا) ہے	اور نصیحت نہیں حاصل کرتے	مگر

اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ۝
تعصّبات سے پاک عقل والے

نوٹ 1

محکم آیات سے مراد وہ آیات ہیں جن کے مفہوم میں کسی اشتباہ کی گنجائش نہیں ہے۔ جب کہ متشابہات وہ آیات ہیں جن کے مفہوم میں اشتباہ کی گنجائش ہے۔ قرآن مجید میں متشابہات کو جگہ دینے کی کیا وجہ ہے، اس کو سمجھ لیں۔

اس کائنات میں بے شمار حقائق ایسے ہیں جو ہمارے حواس خمسہ کے دائرے کے باہر ہیں۔ یہ وہ چیزیں ہیں جن کو نہ ہم نے کبھی دیکھا، نہ سنا، نہ چکھا، نہ سونگھا اور نہ ہی کبھی چھوا۔ اس وجہ سے ان چیزوں کے لیے کسی بھی انسانی زبان میں ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں جن کو استعمال کرنے سے ان کا حقیقی تصور ہمارے ذہن میں واضح

ہو سکے۔ دوسری طرف انسانیت کی فلاح و بہبود کا تقاضا ہے کہ ایسے حقائق کے متعلق کم از کم ضروری معلومات 527 انسان کو فراہم کی جائیں۔ اس مقصد کے حصول کے لیے ضروری ہے کہ ایسے الفاظ استعمال کیے جائیں جو اصل حقیقت سے قریب تر مشابہت رکھنے والی معلوم چیزوں کے لیے انسانی زبان میں رائج ہیں۔

آیت نمبر(8تا9)

﴿ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ⑧ رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ⑨ ﴾

ل	د	ن

(ک) لَدَانَةً: نرم ہونا۔

لَدُنْ: یہ ظرفِ زمان اور ظرفِ مکان ہے۔(۱) کسی کام کی ابتداء کا وقت۔
(۲) کسی کے خزانے میں۔کسی کے پاس۔آیت زیر مطالعہ۔

و	ھ	ب

(ف) وَهْبًا اور هِبَةً: کسی استحقاق یا معاوضہ کے بغیر دینا۔بخشش دینا۔عطا کرنا۔﴿وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ﴾ (6/الانعام:84)''اور ہم نے عطا کیا انؑ کو اسحٰقؑ اور یعقوبؑ۔''

هَبْ: فعل امر ہے۔تو عطا کر۔آیت زیر مطالعہ۔

وَهَّابٌ: فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ ہے۔بہت زیادہ اور بار بار عطا کرنے والا۔آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب

رَبَّنَا گزشتہ آیت میں يَقُوْلُوْنَ پر عطف ہے۔اس لیے اس سے پہلے وَيَقُوْلُوْنَ محذوف مانا جائے گا جس کی ضمیر فاعل هُمْ، اَلرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ کے لیے ہے۔اَلْوَهَّابُ سے پہلے اَنْتَ ضمیر فاصل ہے۔لِيَوْمٍ نکرہ مخصوصہ ہے۔

ترجمہ

رَبَّنَا	لَا تُزِغْ	قُلُوْبَنَا	بَعْدَ اِذْ
(اور وہ لوگ کہتے ہیں) اے ہمارے رب	تو ٹیڑھا مت کر	ہمارے دلوں کو	اس کے بعد کہ جب

هَدَيْتَنَا	وَ	هَبْ	لَنَا	مِنْ لَّدُنْكَ	رَحْمَةً	اِنَّكَ
تو نے ہدایت دی ہم کو	اور	تو عطا کر	ہم کو	اپنے خزانے سے	رحمت	بے شک تو

اَنْتَ الْوَهَّابُ	رَبَّنَآ	اِنَّكَ	جَامِعُ النَّاسِ
ہی بے انتہا عطا کرنے والا ہے	(اور وہ کہتے ہیں) اے ہمارے رب	یقیناً تو	لوگوں کو جمع کرنے والا ہے

لِيَوْمٍ	لَّا رَيْبَ	فِيْهِ	اِنَّ اللّٰهَ	لَا يُخْلِفُ
ایک ایسے دن کے لیے	کسی قسم کا کوئی شک نہیں ہے	جس میں	بے شک اللہ	خلاف نہیں کرتا

الْمِيْعَادَ 527
وعدے کے

آیت نمبر(3/ آل عمران:10تا12)

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَ لَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۭ وَ اُولٰۗىِٕكَ هُمْ وَ قُوْدُ
النَّارِ ۙ﴿10﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ
شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿11﴾ قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿12﴾ ﴾

د ء ب

(ف)
دَاْبًا: کسی کام کو لگاتار کرنا۔ کسی راستے پر مسلسل چلنا۔
دَاْبٌ: اسم ذات بھی ہے۔ عادت۔ دستور۔ آیت زیر مطالعہ۔
دَاْبٌ: لگاتار۔ مسلسل ۔﴿ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ ﴾ (12/ یوسف:47) ''تم لوگ کھیتی کرو گے سات سال لگاتار''
دَائِبٌ: اسم الفاعل ہے۔ لگاتار کرنے والا۔ مسلسل چلنے والا۔﴿ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَاۗىِٕبَيْنِ ۚ ﴾ (14/ ابراہیم:33) ''اور اس نے مسخر کیا تمہارے لیے سورج کو اور چاند کو مسلسل چلنے والا ہوتے ہوئے)

ذ ن ب

(ض۔ن)
ذَنْبًا: کسی کی دُم پر پیر رکھنا۔ ایسا کام کرنا جس کا برا نتیجہ نکلے۔
ذَنْبٌ: ج ذُنُوْبٌ۔ جرم۔ گناہ۔﴿ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ ﴾ (40/ المومن:3) ''گناہ کو بخشنے والا اور توبہ کو قبول کرنے والا ہے۔''
ذَنُوْبٌ: فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ ہے۔ بھیانک انجام۔ برا نتیجہ۔﴿ فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا ﴾ (51/ الذّٰریٰت:59) ''پس یقیناً ان لوگوں کے لیے جنہوں نے ظلم کیا ایک بھیانک انجام ہے۔''

ترکیب

لَنْ تُغْنِيَ کا فاعل اَمْوَالُهُمْ اور اَوْلَادُهُمْ ہیں۔ یہ جمع مکسر ہیں اس لیے فعل واحد مؤنث آیا ہے۔ اُولٰۗىِٕكَ کے بعد هُمْ ضمیر فاصل ہے۔ كَدَاْبِ سے بِاٰيٰتِنَا تک كَفَرُوْا کا بدل یعنی وضاحت ہے۔ اسی طرح كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا پورا جملہ كَدَاْبِ کا بدل ہے۔ بِذُنُوْبِهِمْ کا بَا سببیہ ہے۔

ترجمہ

اِنَّ الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لَنْ تُغْنِيَ	عَنْهُمْ	اَمْوَالُهُمْ
یقیناً وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	ہرگز بے فکر نہیں کریں گے	ان کو	ان کے مال

وَلَآ اَوْلَادُهُمْ	مِّنَ اللّٰهِ	شَيْـًٔا ۭ	وَاُولٰۗىِٕكَ	هُمْ	وَقُوْدُ النَّارِ
اور نہ ہی ان کی اولادیں	اللہ سے	کچھ بھی	اور وہ لوگ	ہی	آگ کا ایندھن ہیں

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ	وَالَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ
فرعون کے پیروکاروں کی عادت کے مطابق	اور ان لوگوں کی جو	ان سے پہلے تھے

كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا	فَاَخَذَ	هُمُ	اللّٰهُ	بِذُنُوْبِهِمْ
(کہ) انہوں نے جھٹلایا	ہماری نشانیوں کو	تو پکڑا	ان کو	اللہ نے	ان کے گناہوں کے سبب سے

وَاللّٰهُ	شَدِيْدُ الْعِقَابِ	قُلْ	لِلَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
اور اللہ	گرفت کرنے کا سخت ہے	آپ کہہ دیجئے	ان لوگوں سے جنہوں نے	کفر کیا

سَتُغْلَبُوْنَ	وَتُحْشَرُوْنَ	اِلٰى جَهَنَّمَ	وَبِئْسَ الْمِهَادُ
تم لوگ مغلوب ہو گے	اور تم لوگ اکٹھا کیے جاؤ گے	جہنم کی طرف	اور کتنا برا ٹھکانہ ہے (وہ)

آیت نمبر (3/آل عمران:13)

﴿قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۭ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ
رَاْيَ الْعَيْنِ ۭ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ۝13﴾

ع ب ر

(ن) عَبْرًا: کسی ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ جانا۔ اس بنیادی مفہوم کے ساتھ متعدد معانی میں آتا ہے۔ (۱) کسی وادی یا دریا کو پار کرنا۔ عبور کرنا۔ (۲) کسی واقعہ کو دیکھ کر ان دیکھے نتیجے تک پہنچ جانا۔ نصیحت حاصل کرنا۔ عبرت پکڑنا۔ (۳) خواب سن کر اس کی حقیقت تک پہنچ جانا۔ تعبیر بتانا۔ ﴿اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ۝43﴾ (12/یوسف:43) ”اگر تم لوگ خواب کی تعبیر بتاتے ہو۔“

عِبْرَةٌ: اسم ذات ہے۔ نصیحت۔ عبرت۔ آیت زیر مطالعہ۔

(ف) عَبْرًا: کسی جگہ سے گزر جانا۔ سفر کرنا۔

عَابِرٌ: فَاعِلٌ کے وزن پر اسم الفاعل ہے۔ گزرنے والا۔ سفر کرنے والا۔ ﴿اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ﴾ (4/النساء:43) ”سوائے اس کے کہ کسی راستے کا گزرنے والا۔“

(افتعال) اِعْتِبَارًا: اہتمام سے عبرت پکڑنا۔

اِعْتَبِرْ: فعل امر ہے۔ تو عبرت پکڑ۔ ﴿فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ۝2﴾ (59/الحشر:2) ”پس تم لوگ عبرت پکڑو اے بصیرت والو۔“

ترکیب

كَانَ کا اسم اٰيَةٌ مؤنث غیر حقیقی ہے اس لیے كَانَتْ کے بجائے كَانَ بھی جائز ہے۔ فِئَتَيْنِ نکرہ موصوفہ ہے اور اِلْتَقَتَا اس کی صفت ہے۔ اس کا مادہ ل ق ی ہے اور یہ باب افتعال کے ماضی کا تثنیہ مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔ يَرَوْنَ کا فاعل اس میں شامل هُمْ کی ضمیر ہے جب کہ اس کے آگے هُمْ ضمیر مفعولی ہے۔ ان کے مراجع کے متعدد امکانات ہیں۔ ہماری ترجیح یہ ہے کہ ضمیر فاعلی کافروں کے لیے اور مفعولی مسلمانوں کے لیے مانی جائے۔

مِثْلٌ کا تثنیہ مِثْلَانِ، يَرَوْنَ کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہو کر مِثْلَيْنِ تھا۔ پھر مضاف ہونے کی وجہ سے نون گرا تو مِثْلَيْهِمْ آیا۔ رَاْيَ الْعَيْنِ مرکب اضافی ہے اور مفعول مطلق ہے اس لیے رَاْيًا آیا پھر مضاف ہونے کی وجہ سے تنوین ختم ہوئی تو رَاْيَ استعمال ہوا۔ لَعِبْرَةً، اِنَّ کا اسم ہے۔

ترجمہ

قَدْ كَانَ	لَكُمْ	اٰيَةٌ	فِيْ فِئَتَيْنِ	527 الْتَقَتَا
ہو چکی ہے	تمہارے لیے	ایک نشانی	دو جماعتوں میں جو	آمنے سامنے ہوئیں

فِئَةٌ	تُقَاتِلُ	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَاُخْرٰى	كَافِرَةٌ
ایک جماعت	قتال کرتی ہے	اللہ کی راہ میں	اور دوسری	کافر ہے

يَّرَوْنَهُمْ	مِّثْلَيْهِمْ	رَاْيَ الْعَيْنِ	وَاللّٰهُ
وہ لوگ سمجھتے ہیں ان کو	اپنے کی دو مثالیں (یعنی دوگنا)	آنکھوں کا دیکھنا (یعنی آنکھوں دیکھے)	اور اللہ

يُؤَيِّدُ	بِنَصْرِهٖ	مَنْ	يَّشَآءُ ۭ	اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ	لَعِبْرَةً
تائید کرتا ہے	اپنی مدد سے	اس کی جسے	وہ چاہتا ہے	بیشک اس میں	ایک عبرت ہے

لِّاُولِي الْاَبْصَارِ
بصیرت والوں کے لیے

آیت نمبر (14)

﴿ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ
وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۭ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿١٤﴾ ﴾

ش ہ و

(ن) شَهْوَةً: دل میں کسی چیز کو حاصل کرنے کی طلب پیدا ہونا۔ آرزو کرنا۔ خواہش کرنا۔ چاہنا۔

شَهْوَةٌ: ج شَهَوٰتٌ۔ اسم ذات بھی ہے۔ آرزو۔ خواہش۔ چاہت۔ ﴿ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً ﴾ (7/الاعراف:81) ''بیشک تم لوگ آتے ہو مردوں کے پاس خواہش کرتے ہوئے۔''

(افتعال) اِشْتِهَاءً: اہتمام سے خواہش کرنا۔ چاہنا۔ ﴿ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ ﴾ (41/السجدہ:31) ''اور تمہارے لیے ہے اس میں وہ، جو تمہارا جی چاہے گا۔''

ق ن ط ر

(رباعی) قَنْطَرَةً: کوئی چیز بہت زیادہ مقدار میں جمع کرنا۔

مُقَنْطَرَةٌ: اسم المفعول ہے۔ جمع کیا ہوا۔ آیت زیر مطالعہ۔

قِنْطَارٌ: جمع قَنَاطِيْرُ۔ ایک وزن کا نام ہے۔ جس کی مقدار بدلتی رہتی ہے۔ اصطلاحاً کسی چیز کے ڈھیر کے لیے آتا ہے۔ ﴿ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ﴾ (3/آل عمران:75) ''اگر تو بھروسہ کرے اس پر کسی ڈھیرے کے بارے میں تو وہ لوٹا دے گا اس کو تیری طرف۔''

ف ض ض

(ن) فَضًّا: کسی چیز کو توڑ کر منتشر کرنا۔

فِضَّةٌ　اسم ذات ہے۔(۱)ایسی زمین جہاں پتھر ایک دوسرے پر بکھرے ہوں۔(2) چاندی۔آیت زیر مطالعہ۔

(انفعال)　اِنْفِضَاضًا　ٹوٹنا۔منتشر ہونا۔﴿لَا تُنْفِقُوْا عَلٰی مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰی یَنْفَضُّوْا ؕ﴾ (63/اَلْمُنٰفِقُوْن:7) ''تم لوگ خرچ مت کرو ان پر جو اللہ کے رسولؐ کے پاس ہیں یہاں تک لوگ منتشر ہو جائیں۔''

خ	ی	ل

(ف)　خَیْلًا　ذہن میں کسی چیز کی تصویر بنانا۔تصور کرنا۔سمجھنا۔خیال کرنا۔

خَیْلٌ　اسم ذات ہے۔گھوڑے سوار (کیونکہ وہ خود کو دوسروں سے برتر سمجھتا ہے)۔پھر گھوڑے اور سوار دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔یہ اسم جمع ہے اور اس کی جمع بھی آتی ہے۔﴿وَ اَجْلِبْ عَلَیْهِمْ بِخَیْلِكَ وَ رَجِلِكَ﴾ (17/بنی اسرائیل:64) ''اور چڑھا لا ان پر اپنے سواروں کو اور اپنے پیادوں کو۔''

(تفعیل)　تَخْیِیْلًا　دوسروں کے ذہن میں کوئی تصور قائم کرنا۔تصور دینا۔﴿فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَ عِصِیُّهُمْ یُخَیَّلُ اِلَیْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰی ﴿۶۶﴾﴾ (20/طٰہٰ:66) ''پھر جب ان کی رسیوں اور ان کی لاٹھیوں کا تصور دیا گیا اس کو ان کے جادو سے کہ وہ دوڑتی ہیں۔''

(افتعال)　اِخْتِیَالًا　خود کو برتر تصور کرنا۔تکبر کرنا۔اترانا۔

مُخْتَالًا　اسم الفاعل ہے۔اترانے والا۔﴿وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿۲۳﴾﴾ (57/الحدید:23) ''اور اللہ پسند نہیں کرتا کسی بھی اترانے والے فخر کرنے والے کو۔''

ء	و	ب

(ن)　اَوْبًا　واپس ہونا۔لوٹنا۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی طرف واپس ہونے اور رجوع کرنے کے لیے آیا ہے۔

اِیَابٌ　اسم فعل ہے۔واپسی۔﴿اِنَّ اِلَیْنَآ اِیَابَهُمْ ﴿۲۵﴾ لا﴾ (88/الغاشیہ:25) ''یقیناً ہماری طرف ہی ان کی واپسی ہے۔''

اَوَّابٌ　فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ ہے۔بار بار رجوع کرنے والا۔﴿فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِیْنَ غَفُوْرًا ﴿۲۵﴾﴾ (17/بنی اسرائیل:25) ''تو بے شک وہ بار بار رجوع کرنے والوں کے لیے بے انتہا بخشنے والا ہے۔''

مَاٰبٌ　مَفْعَلٌ کے وزن پر اسم الظرف ہے۔واپس ہونے کی جگہ۔ٹھکانہ۔آیت زیر مطالعہ۔

(تفعیل)　تَاْوِیْبًا　کسی کے ساتھ واپس ہونا۔کسی کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرنا۔ہم قدمی کرنا۔ہم نوائی کرنا۔

اَوِّبْ　فعل امر ہے۔تو ہم نوائی کر۔﴿یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ﴾ (34/سبا:10) ''اے پہاڑو!تم ہم نوائی کرو اس کے ساتھ۔''

ترکیب

زُیِّنَ کا نائب فاعل حُبُّ الشَّهَوٰتِ ہے۔مِنَ النِّسَاءِ کا مِنْ بیانیہ ہے۔اَلْقَنَاطِیْرِ کا مضاف حُبُّ محذوف ہے۔مِنَ الذَّهَبِ کا مِنْ بھی بیانیہ ہے۔

ترجمہ

زُیِّنَ	لِلنَّاسِ	حُبُّ الشَّهَوٰتِ	مِنَ النِّسَآءِ	وَالْبَنِیْنَ
سجایا گیا	لوگوں کے لیے	آرزوؤں کی محبت کو	جیسے عورتوں کی	اور بیٹوں کی

وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ	مِنَ الذَّهَبِ	وَالْفِضَّةِ
اور جمع کیے ہوئے ڈھیروں (کی محبت کو)	جیسے سونے کی	اور چاندی کی

وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ	وَالْاَنْعَامِ	وَالْحَرْثِ	ذٰلِكَ	مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
اور نشان زدہ گھوڑوں کی	اور مویشیوں کی	اور کھیتی کی	یہ	دنیوی زندگی کا سامان ہے

وَاللّٰهُ	عِنْدَهٗ	حُسْنُ الْمَاٰبِ
اور اللہ	اس کے پاس ہی	ٹھکانے کا حسن ہے

آیت نمبر(15 تا 17)

﴿ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۚ﴿۱۵﴾ اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ
اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ۚ﴿۱۶﴾ اَلصّٰبِرِيْنَ وَ الصّٰدِقِيْنَ وَ الْقٰنِتِيْنَ وَ الْمُنْفِقِيْنَ وَ
الْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿۱۷﴾ ﴾

ترکیب

بِخَيْرٍ تفضیل بعض ہے۔ ذٰلِكُمْ دراصل ذٰلِكَ ہے صرف واحد ضمیر کَ کے بجائے جمع کی ضمیر كُمْ آئی ہے، معنی میں کوئی فرق نہیں ہے۔ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا قائم مقام خبر مقدم ہے۔ جَنّٰتٌ، اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ اور رِضْوَانٌ مبتداء مؤخر نکرہ ہیں۔ خٰلِدِيْنَ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ گزشتہ آیت میں لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا کا بدل ہے۔ اسی طرح الصّٰبِرِيْنَ سے الْمُسْتَغْفِرِيْنَ تک لِلَّذِيْنَ کا بدل ہونے کی وجہ سے مجرور ہیں۔

ترجمہ

قُلْ	اَؤُنَبِّئُكُمْ	بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ	لِلَّذِيْنَ
آپ کہیے	کیا میں خبر دوں تم لوگوں کو	اس سے زیادہ بہتر (چیز) کی	ان لوگوں کے لیے جنہوں نے

اتَّقَوْا	عِنْدَ رَبِّهِمْ	جَنّٰتٌ	تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهَا
تقویٰ اختیار کیا	ان کے رب کے پاس	ایسے باغات ہیں	بہتی ہیں	جن کے دامن میں

الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا	وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ
نہریں	ہمیشہ رہنے والے ہوتے ہوئے	ان میں	اور پاک کئے ہوئے جوڑے ہیں

وَّرِضْوَانٌ	مِّنَ اللّٰهِ	وَاللّٰهُ	بَصِيْرٌ	بِالْعِبَادِ
اور خوشنودی ہے	اللہ (کی طرف) سے	اور اللہ	دیکھنے والا ہے	بندوں کو

الَّذِيْنَ	يَقُوْلُوْنَ	رَبَّنَآ	اِنَّنَآ اٰمَنَّا	فَاغْفِرْ	لَنَا
جولوگ	کہتے ہیں	اے ہمارے رب	بے شک ہم ایمان لائے	پس تو بخش دے	ہمارے لیے

ذُنُوْبَنَا	وَ	قِنَا	عَذَابَ النَّارِ	الصّٰبِرِيْنَ
ہمارے گناہوں کو	اور	تو بچا ہم کو	آگ کے عذاب سے	(جولوگ رہے) ثابت قدم رہنے والے

وَالصّٰدِقِيْنَ	وَالْقٰنِتِيْنَ	وَالْمُنْفِقِيْنَ
اور سچ کرنے والے	اور فرمانبرداری کرنے والے	اور انفاق کرنے والے

وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ	بِالْاَسْحَارِ
اور مغفرت مانگنے والے	سویرے سویرے

آیت نمبر(18تا19)

﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ ۭ ﴿١٨﴾ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۣ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَھُمُ
الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَھُمْ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿١٩﴾

ترکیب

شَهِدَ کے فاعل اللّٰهُ اَلْمَلٰٓئِكَةُ اور اُولُوا الْعِلْمِ ہیں۔اِلَّا هُوَ کا حال ہونے کی وجہ سے قَآئِمًا منصوب ہے۔اِنَّ کا اسم الدِّيْنَ ہے اور اَلْاِسْلَامُ اس کی خبر ہے۔بَغْيًا حال ہے۔

ترجمہ

شَهِدَ	اللّٰهُ	اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	وَالْمَلٰٓئِكَةُ
گواہی دی	اللہ نے	کہ کسی قسم کا کوئی اِلٰہ نہیں ہے	سوائے	اُس کے	اور فرشتوں نے

وَاُولُوا الْعِلْمِ	قَآئِمًا	بِالْقِسْطِ	لَآ اِلٰهَ
اور علم والوں نے	نگرانی کرنے والا ہوتے ہوئے	حق کی	کسی قسم کا کوئی اِلٰہ نہیں ہے

اِلَّا	هُوَ	الْعَزِيْزُ	الْحَكِيْمُ	اِنَّ	الدِّيْنَ	عِنْدَ اللّٰهِ
سوائے	اُس کے	جو بالادست ہے	حکمت والا ہے	یقیناً	دین	اللہ کے ہاں

الْاِسْلَامُ	وَمَا اخْتَلَفَ	الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	اِلَّا
اسلام ہی ہے	اور اختلاف نہیں کیا	ان لوگوں نے جن کو	دی گئی	کتاب،	مگر

مِنْۢ بَعْدِ مَا	جَاۗءَ	هُمُ	الْعِلْمُ	بَغْيًا	بَيْنَهُمْ	وَمَنْ يَّكْفُرْ
اس کے بعد جو	آیا	ان کے پاس	علم	سرکشی کرتے ہوئے	آپس میں	اور جو انکار کرتا ہے

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	فَاِنَّ اللّٰهَ	سَرِيْعُ الْحِسَابِ
اللہ کی آیات کا	تو یقیناً اللہ	حساب لینے میں تیز ہے

نوٹ 1

عدل اور قسط کا ترجمہ انصاف کیا جاتا ہے جو کہ درست ہے۔ لیکن ان تینوں الفاظ کے بنیادی مفہوم میں جو فرق ہے وہ ذہن میں واضح ہونا چاہیے۔

مادہ ’’ن ص ف‘ سے باب افعال کا مصدر ہے اِنْصَافٌ اس کا بنیادی مفہوم ہے آدھا کرنا۔ کسی چیز کو برابر یعنی مساوی حصوں میں تقسیم کرنا۔ عدل میں بدلہ دینے کا مفہوم ہے کسی چیز کو وزن یا رُتبہ کے لحاظ سے کسی دوسری چیز کے برابر کرنا یعنی ہم پلّہ کرنا۔ اس طرح عدل میں بدلہ دینے کا مفہوم پیدا ہوتا ہے یعنی کسی چیز کے عوض اس کے ہم پلّہ کوئی دوسری چیز دینا۔ جب کہ قسط میں بنیادی مفہوم ہے کسی چیز کا کسی کے حق کے مطابق ہونا۔ اب ایک مثال کی مدد سے اس کو مزید سمجھ لیں۔

اکبر ایک مزدور ہے اور اس کے زیرِ کفالت دس افراد ہیں۔ اصغر بھی ایک مزدور ہے اور اس کے زیر کفالت پانچ افراد ہیں۔ میرے پاس پندرہ سو روپے زکوٰۃ ہے جو میں دونوں میں ۷۵۰-۷۵۰ تقسیم کر دیتا ہوں۔ یہ مساوات ہے، انصاف ہے، لیکن اقساط نہیں ہے۔ اگر میں ایک ہزار اکبر کو اور پانچ سو اصغر کو دوں تو یہ مساوات یا انصاف تو نہیں ہے لیکن اقساط ہے۔

قرآن مجید میں عدل اور قسط کے الفاظ تو استعمال ہوئے ہیں، ثلاثی مجرد سے لفظ نِصْفٌ (آدھا) بھی آیا ہے لیکن پورے قرآن مجید میں کسی ایک جگہ بھی اللہ تعالیٰ نے انصاف کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ ﴿اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ﴾ (4/النساء:82) ’’تو کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے۔‘‘

قِسط کا مفہوم اگر سمجھ میں آ گیا ہے تو اب آیت زیر مطالعہ میں قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ کا مفہوم ذہن میں واضح کر لیں کہ اللہ تعالیٰ قِسط کی نگرانی کرنے والا ہے۔ اور اس سے بہتر کون جان سکتا ہے کہ کس کا کس وقت کیا حق ہے۔

آیت نمبر (20 تا 22)

﴿فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَ مَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَ قُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَ الْاُمِّيّٖنَ
ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَ اللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۚ ۲۰ اِنَّ
الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ يَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّ يَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ
النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۲۱ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ
مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۲۲﴾

ترکیب

وَمَنِ اتَّبَعَنِ میں مَنْ کا عطف ہے اَسْلَمْتُ پر اور فاعل ثانی ہے۔ اِتَّبَعَنِ میں نون کو جر بتا رہی ہے کہ یہاں یائے متکلم محذوف ہے۔ قُلْ کا ایک مفعول لِلَّذِيْنَ ہے اور دوسرا مفعول اَلْاُمِّيّٖنَ ہے جو کہ لِلَّذِيْنَ کی لِ پر عطف ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ اَلْبَلٰغُ مبتداء مؤخر ہے۔

ترجمہ

فَاِنۡ	حَآجُّوۡكَ	فَقُلۡ	اَسۡلَمۡتُ	وَجۡهِىَ 527
پھراگر	وہ لوگ دلیل بازی کریں آپؐ سے	تو آپ کہہ دیں	میں نے فرمانبردار کیا	اپنے چہرے کو

لِلّٰهِ	وَمَنِ	اتَّبَعَنِ	وَقُلۡ	لِّلَّذِيۡنَ	اُوۡتُوا
اللہ کا	اور اس نے جس نے	میری پیروی کی	اور آپ کہہ دیں	ان سے جن کو	دی گئی

الۡكِتٰبَ	وَالۡاُمِّيّٖنَ	ءَ	اَسۡلَمۡتُمۡ	فَاِنۡ
کتاب	اور ان پڑھ لوگوں سے	کیا	تم لوگوں نے فرمانبرداری قبول کی	پھراگر

اَسۡلَمُوۡا	فَقَدِ اهۡتَدَوۡا	وَاِنۡ	تَوَلَّوۡا
وہ لوگ فرمانبرداری قبول کرلیں	تو انہوں نے ہدایت پالی	اور اگر	وہ لوگ بے رخی کریں

فَاِنَّمَا	عَلَيۡكَ	الۡبَلٰغُ	وَاللّٰهُ	بَصِيۡرٌۢ	بِالۡعِبَادِ
تو کچھ نہیں سوائے اس کے کہ	آپؐ پر ہے	پہنچادینا	اور اللہ	دیکھنے والا ہے	بندوں کو

اِنَّ الَّذِيۡنَ	يَكۡفُرُوۡنَ	بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	وَيَقۡتُلُوۡنَ	النَّبِيّٖنَ
بیشک وہ لوگ جو	انکار کرتے ہیں	اللہ کی آیات کا	اور قتل کرتے ہیں	نبیوں کو

بِغَيۡرِ حَقٍّ	وَّيَقۡتُلُوۡنَ	الَّذِيۡنَ	يَاۡمُرُوۡنَ	بِالۡقِسۡطِ
کسی حق کے بغیر	اور وہ لوگ قتل کرتے ہیں	ان لوگوں کو جو	ترغیب دیتے ہیں	حق کے مطابق ہونے کی

مِنَ النَّاسِ	فَبَشِّرۡ	هُمۡ	بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ	اُولٰٓـئِكَ الَّذِيۡنَ
لوگوں سے	تو آپؐ بشارت دے دیجئے	ان کو	ایک درناک عذاب کی	یہ وہ لوگ ہیں

حَبِطَتۡ	اَعۡمَالُهُمۡ	فِى الدُّنۡيَا	وَالۡاٰخِرَةِ	وَمَا لَهُمۡ	مِّنۡ نّٰصِرِيۡنَ
اکارت ہوئے	جن کے اعمال	دنیا میں	اور آخرت میں	اور ان کے لیے نہیں ہے	کوئی بھی مددکرنے والا

آیت نمبر (23 تا 25)

﴿ اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ اُوۡتُوۡا نَصِيۡبًا مِّنَ الۡكِتٰبِ يُدۡعَوۡنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحۡكُمَ بَيۡنَهُمۡ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيۡقٌ
مِّنۡهُمۡ وَهُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ﴿۲۳﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ قَالُوۡا لَنۡ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَيَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ ۖ وَّغَرَّهُمۡ فِىۡ
دِيۡنِهِمۡ مَّا كَانُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ ﴿۲۴﴾ فَكَيۡفَ اِذَا جَمَعۡنٰهُمۡ لِيَوۡمٍ لَّا رَيۡبَ فِيۡهِ ۚ وَوُفِّيَتۡ كُلُّ نَفۡسٍ مَّا كَسَبَتۡ وَ
هُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ ﴿۲۵﴾

غ	ر	ر

(ن) غَرًّا دھوکا دینا۔ فریب دینا۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

غُرُوْرٌ فُعُوْلٌ کے وزن پر جمع ہے۔ دھوکے۔ ﴿وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ﴾ (3/آل عمران:185) ''اور نہیں ہے دنیوی زندگی مگر فریبوں کا سامان۔''

غَرُوْرٌ فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ ہے۔ بے انتہا دھوکا دینے والا۔ ﴿وَ غَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ﴾ (۵۷/الحدید:14) ''اور تم کو دھوکا دیا اللہ کے بارے میں اس انتہائی دھوکے بازنے۔''

ف	ر	ی

(ض) فَرْيًا (۱) کاٹنا۔ چیرنا۔ (۲) غلط یا بے بنیاد بات کہنا۔

(س) فَرًى دہشت زدہ ہونا۔

فَرِیٌّ فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت ہے۔ دہشت زدہ کرنے والی چیز۔ حیران کن ﴿لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا﴾ (19/مریم:27) ''بیشک تو آئی ہے ایک حیران کن چیز کے ساتھ۔''

(افتعال) اِفْتِرَاءً اہتمام سے بے بنیاد بات کہنا۔ بات گھڑنا۔ ﴿وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا﴾ (6/الانعام:21) ''اور کون اس سے زیادہ ظالم ہے جس نے گھڑا اللہ پر ایک جھوٹ۔''

مُفْتَرٍ اسم الفاعل ہے۔ گھڑنے والا۔ ﴿اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ﴾ (16/النحل:101) ''کچھ نہیں سوائے اس کے کہ تو گھڑنے والا ہے۔''

مُفْتَرًى اسم المفعول ہے۔ گھڑا ہوا۔ ﴿مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى﴾ (34/سبا:43) ''یہ نہیں ہے مگر ایک گھڑا ہوا بہتان۔''

ترکیب

لِيَحْكُمَ کا فاعل اس میں هُوَ کی ضمیر ہے جو كِتٰبِ اللّٰهِ کے لیے ہے۔ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ میں ذٰلِكَ کا اشارہ يَتَوَلّٰى اور مُعْرِضُوْنَ کی طرف ہے۔ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ظرف ہے۔ غَرَّ کے آگے هُمْ ضمیر مفعولی ہے اور اس کا فاعل مَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ہے۔ وُفِّيَتْ کا نائب فاعل كُلُّ نَفْسٍ ہے اور مفعول ثانی مَا كَسَبَتْ ہے۔

ترجمہ

اَلَمْ تَرَ	اِلَى الَّذِيْنَ	اُوْتُوْا	نَصِيْبًا	مِّنَ الْكِتٰبِ
کیا تو نے غور ہی نہیں کیا	ان (کی حالت) کی طرف جن کو	دیا گیا	ایک حصہ	کتاب سے

يُدْعَوْنَ	اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ	لِيَحْكُمَ	بَيْنَهُمْ	ثُمَّ
(جب) وہ لوگ بلائے جاتے ہیں	اللہ کی کتاب کی طرف	تاکہ وہ فیصلہ کرے	ان کے مابین	پھر

يَتَوَلّٰى	فَرِيْقٌ	مِّنْهُمْ	وَهُمْ	مُّعْرِضُوْنَ	ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
بے رُخی کرتا ہے	ایک فریق	ان میں سے	اور وہ لوگ	اعراض کرنے والے ہیں	یہ اس سبب سے کہ انہوں نے

قَالُوْا	لَنْ تَمَسَّنَا	النَّارُ	اِلَّآ	اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ	وَّغَرَّ	هُمْ
کہا	ہرگز نہیں چھوئے گی ہم کو	آگ	مگر	چند گنے ہوئے دن	اور دھوکا دیا	ان کو

فِیْ دِیْنِھِمْ	مَّا	کَانُوْا یَفْتَرُوْنَ	فَکَیْفَ	اِذَا	جَمَعْنٰھُمْ 527
ان کے دین میں	اس نے جو	وہ لوگ گھڑا کرتے تھے	تو کیسا ہوگا	جب	ہم جمع کریں گے ان کو

لِیَوْمٍ	لَّا رَیْبَ	فِیْهِ	وَ	وُفِّیَتْ	کُلُّ نَفْسٍ
ایک ایسے دن کے لیے	کسی قسم کا کوئی شک نہیں ہے	جس میں	اور	پورا پورا دیا جائے گا	ہر ایک جان کو

مَّا	کَسَبَتْ	وَھُمْ	لَا یُظْلَمُوْنَ
وہ، جو	اس نے کمایا	اور ان پر	ظلم نہیں کیا جائے گا

نوٹ 1

لفظ یَفْتَرُوْنَ کے متعلق ایک بات نوٹ کرلیں۔ مادہ ''ف ر ی'' سے باب افتعال میں یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ اصلاً یَفْتَرِیُوْنَ تھا جو قاعدے کے مطابق تبدیل ہوکر یَفْتَرُوْنَ استعمال ہوتا ہے اور یہ قرآن مجید میں 17 مقامات پر آیا ہے۔ جب کہ مادہ ''ف ت ر'' (ن) سے ثلاثی مجرد میں جمع مذکر غائب کا صیغہ یَفْتُرُوْنَ آتا ہے جس کے معنی ہیں تھکنا اور یہ قرآن مجید میں صرف ایک جگہ (20/21) آیا ہے۔ ان دونوں میں فرق تا کی فتحہ اور ضمہ سے کیا جاتا ہے۔ اس فرق کو ذہن نشین کرلیں۔

آیت نمبر (26 تا 27)

﴿ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاۗءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاۗءُ ۡ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاۗءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاۗءُ ۭ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۲۶ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْـحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْـحَيِّ ۡ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۲۷ ﴾

ن ز ع

(ض) نَزْعًا: کسی چیز میں سے کوئی چیز کھینچ لینا۔ چھین لینا۔ اُکھاڑنا۔ ﴿ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ ﴾ (7/الاعراف:43) ''اور ہم نے کھینچا اس کو جو ان کے سینوں میں تھی کوئی بھی کدورت۔''

نَازِعٌ: اسم الفاعل ہے۔ کھینچنے والا۔ ﴿ وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝۱ ﴾ (79/النزعٰت:1) ''قسم ہے کھینچنے والوں کی غوطہ لگا کر۔''

نَزَّاعٌ: فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ ہے۔ بار بار کھینچنے والا۔ ﴿ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۝۱۶ ﴾ (70/المعارج:16) ''بار بار کھینچنے والی کھال کو۔''

(مفاعلہ) نِزَاعًا: باہم جھگڑنا۔ ﴿ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ ﴾ (22/الحج:67) ''تو وہ لوگ ہرگز جھگڑا مت کریں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اس معاملہ میں۔''

(تفاعل) تَنَازُعًا: باہم کھینچا تانی کرنا۔ اختلاف کرنا۔ ﴿ فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ﴾ (20/طٰہٰ:62) ''تو انہوں نے اختلاف کیا اپنے معاملہ میں آپس میں۔''

و ل ج

(ض) وُلُوْجًا کس تنگ جگہ میں گھسنا۔ داخل ہونا۔ ﴿حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ط﴾
527
(7/ الاعراف:40) ''یہاں تک کہ گھس جائے اونٹ سوئی کے ناکے میں۔''

وَلِيْجَةٌ فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت ہے اور اس پر تائے مبالغہ ہے جیسے عَلَّامَةٌ ۔ دل کا بھیدی۔ راز داں۔ ﴿ وَ لَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ لَا رَسُوْلِهٖ وَ لَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ط﴾ (9/ التوبہ:16) ''اور انہوں نے بنایا ہی نہیں اللہ کے سوا اور نہ اس کے رسول کے سوا اور نہ مومنوں کے سوا کوئی دل کا بھیدی۔''

(افعال) اِيْلَاجًا گھسانا۔ داخل کرنا۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

ترکیب

اَللّٰهُمَّ میں لفظ اَللّٰهُ کے آگے حرف ندا ''مَّ'' (میم مشدد) ہے۔ مٰلِكَ کی نصب بتا رہی ہے کہ یہ منادیٰ مضاف ہے اور ندائے ثانی ہے۔ مِمَّنْ دراصل مِنْ مَنْ ہے۔ اَلْخَيْرُ مبتداء مؤخر ہے اور اس پر لام جنس ہے۔

ترجمہ

قُلِ	اللّٰهُمَّ	مٰلِكَ الْمُلْكِ	تُؤْتِي	الْمُلْكَ	مَنْ	تَشَآءُ
آپؐ کہیے	اے اللہ!	اے مُلک کے مالک	تو دیتا ہے	ملک	اس کو جسے	تو چاہتا ہے

وَتَنْزِعُ	الْمُلْكَ	مِمَّنْ	تَشَآءُ	وَتُعِزُّ	مَنْ
اور تو چھین لیتا ہے	ملک	اس سے جس سے	تو چاہتا ہے	اور تو عزت دیتا ہے	اس کو جسے

تَشَآءُ	وَتُذِلُّ	مَنْ	تَشَآءُ	بِيَدِكَ	الْخَيْرُ
تو چاہتا ہے	اور تو ذلت دیتا ہے	اس کو جسے	تو چاہتا ہے	اور تیرے ہاتھ میں	کل خیر ہے

اِنَّكَ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ	تُوْلِجُ	الَّيْلَ	فِي النَّهَارِ
یقیناً تو	ہر چیز پر	قدرت رکھنے والا ہے	تو گھساتا ہے	رات کو	دن میں

وَتُوْلِجُ	النَّهَارَ	فِي الَّيْلِ	وَتُخْرِجُ	الْحَيَّ	مِنَ الْمَيِّتِ	وَتُخْرِجُ
اور تو گھساتا ہے	دن کو	رات میں	اور تو نکالتا ہے	زندہ کو	مردہ سے	اور تو نکالتا ہے

الْمَيِّتَ	مِنَ الْحَيِّ	وَتَرْزُقُ	مَنْ	تَشَآءُ	بِغَيْرِ حِسَابٍ
مردہ کو	زندہ سے	اور تو عطا کرتا ہے	اس کو جسے	تو چاہتا ہے	کسی حساب کے بغیر

نوٹ۔ 1

ترکیب میں بتایا گیا کہ اَللّٰهُمَّ میں حرف ندا میم مشدّد لگا ہے، یعنی یہ دراصل اَللّٰهُ مَّ ہے۔ اس ضمن میں دو باتیں نوٹ کر لیں۔ اوّلاً یہ کہ حرف یَا کی طرح میم مشدّد (مّ) بھی ایک حرف ندا ہے۔ فرق یہ ہے کہ یَا منادیٰ سے پہلے آتا ہے جب کہ میم مشدّد منادیٰ کے بعد آتا ہے۔ ثانیاً یہ کہ اسلام کے آغاز سے پہلے بھی عربی میں میم مشدّد کا استعمال صرف اللہ تعالیٰ کو پکارنے کے لیے مخصوص تھا اور آج تک ہے۔

نوٹ۔ 2

آیات زیرِ مطالعہ میں وَ بِيَدِكَ الْخَيْرُ کے الفاظ بہت توجہ طلب ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب ہم سے کوئی چیز چھن جاتی ہے یا کوئی ایسا واقعہ ہوتا ہے جس میں ہم اپنی سبکی محسوس کرتے ہیں تو اس میں بھی ہمارے لیے کوئی بھلائی پوشیدہ ہوتی ہے۔ اگر کسی کی سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کیسے ممکن ہے، تو اسے اس حقیقت پر غور کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کیسے رات کو دن میں اور دن کو رات میں تبدیل

کر دیتا ہے۔ اس کے لیے یہ بہت آسان ہے کہ کسی ایسی بات سے خیر برآمد کر دے جو ہماری محدود سمجھ کے مطابق نقصان دہ یا تکلیف دہ ہے۔ البتہ اس میں کچھ وقت لگتا ہے جیسے رات کو دن میں تبدیل ہونے میں لگتا ہے۔

اکثر و بیشتر ہم لوگ اپنی منفی سوچ اور غلط ردِعمل کی وجہ سے خود کو اُس آنے والے خیر سے محروم کر لیتے ہیں۔ جن کا دل اس حقیقت پر مطمئن ہوتا ہے کہ اللہ ہمارا رب ہے اور اس کے ہاتھ میں کل خیر ہے، وہ لوگ وقت آنے پر اس کے خیر سے مستفید ہوتے ہیں۔

السلام وعلیکم رحمۃ اللہ و برکاۃ

اللہ تعالیٰ ہم سب کی یہ سعی قبول فرمائے اور آخرت میں نجات کا ذریعہ بنائے۔ جس جس نے بھی اس کارخیر میں مال، جان اور صلاحیتوں کو لگایا اللہ قبول ومنظور فرمائے

انجمن خدام القرآن فیصل آباد میں اس کے فوٹو کاپی بھی دستیاب ہیں اور محترم ڈاکٹر جہاں زیب صاحب

کے اس کتاب میں اضافہ جات کے ساتھ مطالعہ قرآن حکیم کے نام سے دستیاب ہیں

رابطہ کے لئے:www.khuddam-ul-quran.cominfo@khuddam-ul-quran.com,

0412437781,0412437618,03217805614

قرآن اکیڈمی سعید کالونی نمبر 2 کینال روڈ فیصل آباد